

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صفحہ ۱۱۱

سلسلہ اشاعت ۱۱۲

حدیث "تَلْزَمُ جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِمَامَهُمْ"

اعتراض اور جواب

اعتراض | ان الحدیث یفسر بعضہ بعضاً۔ ایک حدیث دوسری حدیث کی تفسیر کرتی ہے۔ اس اصول پر حدیث "تَلْزَمُ جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِمَامَهُمْ" کی تفسیر بھی دوسری حدیث سے کرنی ہوگی۔ ابو داؤد میں ایک حدیث ہے "ان کان للہ تعالیٰ خلیفۃ فی الارض فضررب ظہرک و اخذ مالک فاطعہ" اگر زمین میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ موجود ہو تو تیری پیٹھ پر کوڑے مارے اور تیرا مال چھین لے پھر بھی تو اس کی اطاعت کر۔

یہ حدیث تشریح کرتی ہے کہ "تَلْزَمُ جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِمَامَهُمْ" سے مراد خلیفہ ہے نہ کہ ہر امیر۔

جواب | (۱) ابو داؤد کی حدیث صحیح نہیں۔ اس حدیث کا ایک راوی سبیع بن خالد ہے۔ اس راوی کے نام ہی کا فیصلہ نہیں ہو سکا۔ کوئی کہتا ہے سبیع بن خالد کوئی کہتا ہے خالد بن خالد، کوئی کہتا ہے خالد بن سبیع کوئی کچھ اور کہتا ہے (تہذیب التہذیب) نام کے اس اختلاف کے باوجود ابن حبان اور علی جوہر متساہلین میں سے ہیں انہوں نے اس کو ثقہ کہہ دیا لیکن حافظ ابن حجر جوہر متشددین میں سے ہیں اور نہ متساہلین میں سے انہوں نے ابن حبان اور علی کی توثیق پر اعتماد نہیں کیا بلکہ اس کو صرف مقبول لکھا ہے (تقریب)۔

اس حدیث کی سند میں قتادہ کا عنعنہ بھی ہے جو اس حدیث کو مشکوک بنادیتا ہے۔ الغرض یہ حدیث سنداً ضعیف ہے۔

جب یہ حدیث ہی ضعیف ہے تو یہ کسی دوسری حدیث کی تفسیر کی صلاحیت ہی نہیں رکھتی۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ ذیل دو جملہ روایت کئے گئے ہیں:-

① تلتزم جماعة المسالین واما ہم (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

② ان کان لہ تعالیٰ خلیفۃ فی الارض قاطعہ (ابوداؤد)

ان دونوں جملوں میں سخت اختلاف ہے۔ اعتراض کرنے والے ہمیں بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سے الفاظ ارشاد فرمائے تھے۔ ظاہر ہے کہ ان دونوں میں سے ایک ہی جملہ صحیح ہو سکتا ہے اور دوسرا ہی ہو سکتا ہے جو صحیح حدیث میں ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ دونوں جملے ارشاد فرمائے تھے تو یہ قطعاً بے ثبوت ہے۔ جب تک دونوں جملوں کے بہ یک وقت ارشاد فرمانے کا ثبوت نہ ملے ایک جملہ دوسرے کی تفسیر نہیں کر سکتا۔

(۳) ایک حدیث دوسری حدیث کی تفسیر اس صورت میں کر سکتی ہے جب

① مختلف صحابیوں نے حدیث کو روایت کیا ہو،

یا

② ایک ہی صحابی نے مختلف اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے سن کر حدیث کو روایت کیا ہو،

یا

(۳) حدیث کی کسی خاص سند میں کوئی لفظ یا کچھ الفاظ نام نہ ہوں جو کسی مختصر حدیث کی تشریح کرتے ہوں۔

جب حدیث ایک ہی ہو، واقعہ ایک ہی ہو، روایت کرنے والا صحابی بھی ایک ہی ہو لیکن الفاظ میں اختلاف ہو تو ایک حدیث دوسری حدیث کی تفسیر کیسے کرے گی؟

(۴) اگر ابو داؤد کی حدیث کو صحیح مان لیا جائے اور احادیث کے مختلف الفاظ کو بھی صحیح مان لیا جائے تو حدیث مضطرب المتن ہوگی یعنی متنازعہ ہوگی۔

(۵) باعتبار صحت احادیث کے ساتھ ساتھ ہیں۔ اول درجہ کی وہ حدیث ہوتی ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں ہو۔ ابو داؤد کی حدیث کو کسی نے صحیح نہیں کہا لہذا وہ ساتویں درجہ کی بھی صحیح حدیث نہیں۔ اس کا متن صحیحین کی حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے معطل ہے اور ساقط الاعتبار ہے۔

(۶) صحیحین کی حدیث میں چاروں زمانوں کا ذکر بڑی وضاحت کے ساتھ ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں یہ حدیث بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ یکساں الفاظ میں مروی ہے۔ اس حدیث میں چوتھے زمانے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:۔ تلزم جماعة المسلمین واماہم۔

ابو داؤد کی حدیث جس سے یہ الفاظ "ان کان اللہ تعالیٰ خلیفۃ فی الارض" لئے گئے ہیں اس میں چاروں زمانوں کا ذکر وضاحت کے ساتھ نہیں ہے۔ ابو داؤد سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ تیسرے زمانے کے متعلق ہیں۔ اگر ان کو چوتھے زمانے کے متعلق مان لیا جائے تو پھر تیسرے زمانے

کے ذکر سے حدیث خالی ہے۔ ابوداؤد کی جس روایت میں چاروں زمانوں کا ذکر ہے اس میں "ان کان للہ تعالیٰ خلیفۃ فی الارضی" کے الفاظ ہی نہیں۔ یہ چیز ان الفاظ کو مزید مشکوک بنا دیتی ہے۔

خلاصہ ابوداؤد کی حدیث جس کو بطور تفسیر پیش کیا گیا ہے کئی لحاظ سے متنازعہ معلول ہے اور سنداً مشکوک ہے لہذا وہ تفسیر کرنے کے قابل نہیں۔
(۷) ذیل میں ہم صحیحین اور ابوداؤد کی احادیث کے متون کا موازنہ کرتے

ہیں :-

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث کا متن	ابوداؤد کی حدیث کا متن
قُلْتُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةً وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَأَعْتَزِلْ بِتِلْكَ الْفِرْقِ كُلِّهَا وَلَوْ أَنَّ تَعْصَى بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ	إِنْ كَانَ لِلَّهِ تَعَالَى خَلِيفَةٌ فِي الْأَرْضِ فَضَرْبَ ظَهْرِكَ وَ أَخَذَ مَالَكَ فَأَطْعَمَهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاصٍ بِجَذَلِ شَجَرَةٍ

ترجمہ

(حضرت عذیفہ کہتے ہیں) : میں نے کہا اگر نہ مسلمین کی جماعت ہو اور نہ امام ہو (تو میں کیا کروں)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ان تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جانا اگرچہ تمہیں درخت کی جڑ چبانی پڑے پھر تم اسی حالت میں رہنا یہاں تک کہ تمہیں موت آئے۔

ترجمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اگر زمین میں اللہ تعالیٰ کا کوئی خلیفہ ہو جو تمہاری پیٹھ پر مارے اور تمہارا مال چھین لے تو تم اس کی اطاعت کرنا اور نہ درخت کا تنہ چبا چبا کر مر جانا۔

صحیحین کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حالات اتنے خراب ہو جائیں کہ کھانے کو کچھ نہ ملے سوائے درخت کی جڑوں کے تو درخت کی جڑیں چبا چبا کر مر جانا چاہیے لیکن فرقوں کا ساتھ نہیں دینا چاہیے۔
ابوداؤد کی حدیث کا تقاضا یہ ہے کہ حالات اچھے ہوں یا برے اگر خلیفہ نہ ہو تو درخت کا تنہ چبا چبا کر مر جانا چاہیے۔

مفسر ضیق کو ابوداؤد کی حدیث پر بڑا ناز ہے تو آخر وہ اس حدیث پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ خلیفہ ہے نہیں تو وہ تنہ چبا چبا کر مرتے کیوں نہیں۔ فوراً جنگل میں چلے جائیں اور وہیں تنہ چبا چبا کر زندگی کے بقیہ دن گزار دیں۔ رہے ہم تو ہم تو صحیحین کی حدیث کو حجت سمجھتے ہیں اور ابوداؤد کی حدیث کو سند اضعیف اور متنازع معلول سمجھتے ہیں۔ ہم صحیحین کی حدیث پر عمل کر رہے ہیں اور اگر ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ تعالیٰ درختوں کی جڑیں چبا چبا کر بھی اپنی زندگی گزار دیں گے اور مر جائیں گے۔ صحیحین کی حدیث میں جڑیں چبا چبا کر فوراً مر جانے کا حکم نہیں ہے۔

جماعۃ المسلمین

مسجد المسلمین۔ کوثر نیازی کالونی۔ بلاک جی، ندرتہ ناظم آباد، کراچی ۲۲